فون نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم ہجرت ۱۳۴۵ ہش، ۹ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ، یکم اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۷۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ خداشناسی کی طرف جلد قدم اٹھانا چاہیئے

جو خدا کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی

"یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس کا فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف جلد قدم اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا۔ اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالےٰ کا فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا خدا تعالےٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی۔ روزے بھی رکھے۔ صدقہ خیرات بھی دیا۔ مجاہدہ بھی کیا۔ مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالےٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالےٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالےٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں ایک پارچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ ایک گھڑی وقت دیتی ہے۔ اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالےٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائباتِ قدرت ہیں۔ ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں۔ ایک طرف نشانات ہیں وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔ وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرماتا ہے اور یہی بھاری شے ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور جس کا نام پیشگوئی ہے۔ ایک انسان کاغذ کا کبوتر بنا کر دکھلا دے تو اس کی نظیر دوسرے بھی کر کے دکھا دیتے ہیں۔ اور اسے اعجاز میں شمار نہیں کیا جاتا۔ مگر پیشگوئی کا میدان وسیع ہے۔ اس کی نظیر پیدا کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۲۲۹ تا ص …)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۳۱ مارچ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے بہت ناساز رہی۔ اب عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین

محترم ملک غلام نبی صاحب جو نہایت مخلص احمدی بزرگ ہیں۔ چند روز سے بوجہ شدید علالت کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ محترم ملک صاحب کے فرزندان میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب اور بریگیڈیر عبد العلی ملک صاحب دونوں بھائی آپ کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ربوہ ۳۱ مارچ۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

نمازِ عید الاضحی مسجد مبارک میں ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمازِ عید الاضحی ۱۰ ذوالحجہ مطابق ۲ اپریل ۱۹۶۶ء مسجد مبارک میں ہوگی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے لئے ۹ بجے وقت مقرر فرمایا ہے۔ تمام احباب کو وقت کی پابندی کرنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۶ اپریل بروز ہفتہ کھلے گا۔ البتہ جماعت دہم کے طلباء ۹ اپریل کو حاضر ہوں گے۔

(ہیڈ ماسٹر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الزام تراشی

(۱) یہ ایک مسلّم بات ہے کہ جب کبھی کوئی بندۂ حق دین کی خدمت کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ جہاں بعض لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے وہاں بعض دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کا بیڑا بھی اٹھایا ہے۔ چنانچہ یہ سلوک ان لوگوں کے ساتھ نمایاں اور بخصوصیت کے ساتھ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر خدمتِ دین کے لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کی وافر شہادت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس اصول کو جا بجا بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ تو صاف صاف لفظوں میں اس کا اظہار کیا ہے۔ اور مخالفین کے طرزِ عمل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکذالک جعلنا لکل نبیٍ عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعضٍ زخرف القول غروراً۔

یعنی ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے ان کے دل میں برے خیال ڈالتے ہیں۔ جو محض دھوکے کی بات ہوتی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے مخالفین کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ اصول عام ہے۔ جب کوئی شخص خدمتِ دین کے لئے اٹھتا ہے اگر کچھ لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ تو کچھ اس کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کی مخالفت میں لگ جاتے ہیں چنانچہ جتنے بھی مجددین اور ائمہ اسلام آج تک ہوئے ہیں۔ ان کے حالات سے اس اصول کی تصدیق ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بین مثالیں موجود ہیں

آیہ محولہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے حق پرستوں کے مخالفین کے طرزِ عمل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ مخالفین جھوٹی باتیں ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو محسوس ہو جاتا ہے کہ احقاقِ حق کے لئے تبادلۂ خیالات کیا تو حق ہی غالب آئے گا۔ وہ اس کو شکست نہیں دے سکیں گے۔ اس لئے وہ لاجواب ہو کر جھنجلا جاتے ہیں۔ اور جھوٹے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ بلکہ جبر کے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ عوام کو اشتعال دلاتے ہیں۔ حکومت کو اکساتے ہیں۔ جوں جوں وہ حق پرستوں کی کامیابی دیکھتے ہیں۔ توں توں ان کی جھنجلاہٹ بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ بندۂ حق کی تعلیم لوگوں کے دلوں پر اثر کر رہی ہے۔ تو ایسی تاویلیں کرتے ہیں جن سے عوام بھڑک اٹھیں۔ ایسے لوگوں کو دلائل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ایسی زبان اختیار کرتے ہیں۔ جس سے ان کی غرض صرف الزام تراشی ہوتی ہے۔ وہ بندۂ حق کی تعلیم پر غور کرنا تو الگ رہا اس میں کیڑے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی ذرا ذرا سی بات کو لے کر بات کا بتنگڑ بنا کر عوام کو بھڑکاتے اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کر کے آنکھوں میں خاک جھونکتے ہیں۔

(۲) ایک ہفت روزہ آجکل جماعت احمدیہ کے تعلق میں یہی فرض ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ ہر اشاعت میں "ربوہ کی سیر" یا اسی قسم کے عنوان "زخرف القول" کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے پیشوا اور خلفاء نے اور اس کے لٹریچر میں بارہا اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ یہ جماعت ملکی سیاست سے الگ رہتی ہے۔ اور احمدیت کی تاریخ بھی اس حقیقت پر شاہد ہے۔ مگر دوسروں کی طرح یہ ہفت روزہ اس قسم کے عنوانات جما کر مثلاً "قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا سیاسی پس منظر" یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ دراصل جماعت احمدیہ مذہب کو تو ایک پردہ بنائے ہوئے ہے۔ دراصل یہ سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔

اس کے معنے وہ جماعتی لٹریچر سے توڑ مروڑ کر حوالے لاتا ہے۔ اور ان کی من مانی تاویل کر کے عوام کو جماعت کے خلاف غلط تصورات دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جماعت اب تک کی اپنی ساری زندگی میں ایک بار بھی بطور ایک سیاسی پارٹی کے عوام کے سامنے نہیں آئی۔ ہم اس جریدہ کے دانشمند ایڈیٹر سے سوال کرتے ہیں کہ کیا سیاسی پارٹیاں اسی طرح سیاست میں حصہ لیتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں سیاست سے کوئی واسطہ نہیں سیاست بھی زندگی کا ایک شعبہ ہے اور اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں کے لئے راہنما اصول دیئے ہیں۔ اور ہم اسلامی اصولوں کو ابھارنا اسلام ہی کی خدمت سمجھتے ہیں۔ ان اصولوں میں سے ایک اصول قرآن کریم کی اس تعلیم پر مبنی ہے

ان اللہ لایحب الفساد — الفتنۃ اشد من القتل

اس نص کی بنیاد پر ہم قائم شدہ حکومت کی وفاداری کو بھی لازمی سمجھتے ہیں اور اور تمام ایسے آثار کو ختم کرنا پسند کرتے ہیں۔ جن سے بدامنی پیدا ہونے کا احتمال بھی ہو۔ ہم بھی قانون کی پابندی کو اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور قانون شکنی کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور محض اس لئے کہ ہماری تحقیقات کے مطابق اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ جیسا کہ اوپر کی آیات سے واضح ہے۔ قرآن کریم نے کئی کئی طریقوں سے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے تاکہ پُرامن فضا میں خداشناسی کا مقصد جو از روئے اسلام انسانی زندگی کا حقیقی مقصد ہے تکمیل پائے۔

یہ بات شاید متذکرہ بالا ایڈیٹر کی سمجھ میں نہ آئے۔ ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں جس کے آپ خود بھی مشتاق ہیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائی قوم جس میں انگریز بھی شامل ہیں اسلام کی سخت دشمن ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ انگریز نے ہندوستان پر بڑی مکاریوں اور ظلم و ستم سے تسلط جمایا تھا۔ یہ سب کچھ صحیح ہے۔ مگر آپ بتائیں کہ کیا آجکل بھارت کے مسلمانوں پر جو گزر رہی ہے۔ کیا انگریز کے عہد میں بھی یہی حال تھا۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اپنے دورِ تسلط میں اور آزادی کے وقت بھی انگریز نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کو فائدہ پہنچایا ہے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ آج بھی انگریز اسلام کا بڑا دشمن ہے۔ مگر کیا انگریز نے مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا جیسا کہ اب بھارت کے مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ معیشت کا ہر میدان ان کے لئے تنگ بنا دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی سوچئے کہ اگر خدانخواستہ برصغیر ہند اس وقت آزاد ہو جاتا۔ جب ابھی مسلمانوں کے دل میں جداگانہ وطن قائم کرنے کا خیال بھی نہیں گزرا تھا۔ اور پاکستان نہ بنتا۔ تو کیا ہماری تمہاری حالت بھی وہی نہ ہوتی جو آج بھارت کے مسلمانوں کی ہے۔ آج تو پھر پاکستان بھارتی مسلمانوں کے متعلق واویلا ہی سہی کچھ کر سکتا ہے۔ اس وقت تو اتنا کرنے والا بھی کوئی نہ رہتا۔ پھر اس پر بھی غور فرمائیے کہ اکثر دانشمند جو ہندوؤں کے قریب میں آ کر کانگریس کے بڑے حامی تھے کس طرح ایک ایک کر کے اس سے علیحدہ ہوئے۔ اگر انگریز کو اس وقت یہاں سے نکال دیا گیا ہوتا تو آج برصغیر میں پاکستان بنتا یا مسلمان ہی یہاں ناپید ہو گئے ہوتے؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ زمین پر وہی ہوتا ہے جس کا فیصلہ پہلے آسمان پر ہوتا ہے۔ خود آپ نے بھی اس سے متاثر ہو کر اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ

"ہمارا ایمان اس حقیقتِ ثابتہ پر ہے کہ اس دنیا میں جتنے امور و واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان کا فیصلہ زمین پر نہیں آسمان پر ہوتا ہے۔ آسمان تمام فیصلوں کے صادر ہونے کا مرکز ہے۔ جو چیز وہاں طے پا جاتی ہے وہ حتمی اور یقینی ہے اور اسے واقعہ کی صورت دینے میں کائنات کا ہر ذریعہ مصروفِ کار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کہ یہ فیصلہ رب السمٰوات والارض نے کیا ہوتا ہے۔ اور رب ذوالجلال کی پیدا کردہ کائناتی قوتیں اس فیصلے کو بروئے کار لانے پر ہمہ تن مستعد رہتی ہیں۔"

(المنبر ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء)

آپ نے یہ بات ایمان تا تقصد کے سلسلہ میں اور تغیر حالات کے پیش نظر لکھی ہے۔ اپنے اس مضمون کو ایک بار پھر غور سے پڑھ لیں اور بتائیں کہ کیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

اپنے اندر ابراہیمی رُوح پیدا کرو اور اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہو

یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے

اگر مسلمانوں میں ابراہیمی رُوح پیدا ہو جائے تو دُنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن۔ یوں تو اس عید پر مسلمانوں میں سے صاحب توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں۔ سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر مَیں نے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت کے ساتھ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید عید الاضحیہ اسی طرح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی سنتِ رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنت رسول پر عمل کرنیوالا ہو تو ۶۰۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپ کی امت کو خدا تعالےٰ اس قدر بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی۔ پس

یہ عید بڑی شاندار عید

ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم [illegible] آتا ہے:-

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم (حج ع ۵)

اللہ تعالےٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل وعیال کی پیش کرے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ رضؓ کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ آئے۔ تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کا دُکھ دیکھا۔ اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دُور دُور تک انسان نظر نہیں آتا تھا اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی۔ بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ دیکھو سکھوں نے اپنے زمانہ حکومت میں پشاور پر قبضہ کر لیا تو

حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے جو تیرھویں صدی کے مجدد تھے سید اسمٰعیل صاحب شہید کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پشاور کی طرف بڑھے۔ سکھوں کے پاس توپیں تھیں اور مسلمانوں کے پاس نہیں تھیں۔ جب مسلمان سامنے کھڑے ہوئے تو لوگ کہنے لگے یہ کیا مقابلہ کریں گے بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں جو توپوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی جنگ آجکل کی جنگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت توپ کا گولہ اگرچہ کئی کئی من کا ہوتا تھا مگر وہ ایک ہی جگہ پڑتا تھا اور آجکل کے گولوں کی طرح پھیل کر زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تم متفرق طور پر کھڑے ہوئے تو توپ کا گولہ زیادہ سے زیادہ تم میں سے ایک کو مارے گا اس لئے تم ایک دوسرے سے کندھا لگا کر کھڑے نہ ہو۔ بلکہ آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھو۔ اور دشمن کی طرف اس طرح بڑھو کہ جوں جوں تم دشمن کے قریب ہوتے جاؤ تمہارا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جائے۔ اور جب تم دشمن کے بالکل قریب پہنچ جاؤ تو یکدم حملہ کر کے اس کی توپوں پر قبضہ کر لو۔ ان لوگوں میں

اطاعت کا مادہ

بہت زیادہ تھا۔ انہوں نے سید اسمٰعیل صاحب شہید کی ہدایات کے ماتحت آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھ کر قلعہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دشمن کے گولے انہیں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تھے زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو اپنی زد میں لیتے تھے اور باقی محفوظ رہتے تھے۔ غرض مسلمان اسی طرح آگے بڑھتے گئے اور جوں جوں دشمن کے قریب ہوتے گئے ان کا فاصلہ کم ہوتا گیا۔ جب وہ توپ خانہ کے بالکل قریب پہنچے تو یکدم حملہ کر کے انہوں نے توپچیوں کو توپوں کے دہانے سکھوں کی طرف پھیر دینے پر مجبور کر دیا اس طرح سکھوں کی توپیں سکھوں پر ہی چلیں۔ اور پشاور پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اب دیکھو جو کچھ ہوا قومی قربانی کا ہی نتیجہ تھا ورنہ مسلمان خالی ہاتھ تھے اور دشمن مسلح تھا اور اس کے مقابلہ میں ان کی ظاہری طور پر کوئی حیثیت نہیں تھی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگ مرنا جانتے تھے جسکی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کر لی اسی طرح پٹھانوں میں بھی بڑی جرأت اور دلیری پائی جاتی ہے اور اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مرنا جانتے ہیں۔ پٹھان لڑتے تھے تو بعض دفعہ انگریزی فوج پر حملہ کر کے انکی رائفلیں تک چھین کر لے جاتے تھے۔ ... اگر سب مسلمانوں کے اندر بھی

ابراہیمی رُوح

پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

عید الاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کر لیں اور پاکستانی خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنا قبول کر لیں تو وہ یقیناً دنیا پر غالب آ سکتے ہیں لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا اسی طرح پاکستانی یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے تو اُن کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہو گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خدا تعالےٰ نے

اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑنے کا حکم دیا تھا تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی اور کہا کہ اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں۔ مَیں نے خدا تعالےٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔ اگر پاکستانیوں کے اندر بھی یہی روح پیدا ہو جائے کہ ان کے بیوی بچے مرتے ہیں تو مریں وہ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے تو دیکھو کس طرح کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

اسی طرح اگر یہ روح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری جدوجہد کتنی وسیع ہو سکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی بھیج دیتے ہیں لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا۔ ہاں اگر بجٹ بڑھ جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو مَیں نے کہا اس میں

دونو کا قصور ہے

تحریکِ جدید کا بھی قصور ہے اور مبلّغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا اور مبلّغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا۔ اگر وہ فی الواقع ابراہیم بن جائیں تو پچاس سال تک بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ اتنے عرصہ میں اسلام دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ اور پھر ان کی جگہ اَور مبلغ بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ گویا اتنے لمبے عرصہ میں تحریک جدید پر صرف چند مبلّغین کے آنے جانے کا خرچ پڑے گا۔ پس یہ قصور دونوں طرف کا ہے مبلّغین ابراہیم نہیں ہیں اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑے گا۔ اسے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح انہیں خدا تعالےٰ کے لئے ذبح کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہیگا اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دے گا۔ تم دیکھ لو حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا انہیں کھانا خدا تعالےٰ نے ہی مہیا کیا تھا۔ ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے۔ اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں۔ اور وہ ساری عمر کے لئے دے کر گئے تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اسنے پانی کا چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہیں اجازت دیدی گئی اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے۔

پس اگر مبلّغین ابراہیمؑ بننا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے بیوی بچوں سے بھی حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ والا سلوک کرنا چاہیئے

اب تو یہ حالت ہے کہ وہ کہتے تو اپنے آپکو ابراہیم ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کے لئے خرچ مقرر کیا جائے حالانکہ حضرت ابراہیمؑ نے جب حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جنگل میں چھوڑا تھا تو انہیں صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی دی تھی۔ اگر تحریک جدید بھی اپنے ہر مبلّغ کے بچوں کو اتنا ہی خرچ دے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے لوگ تحریک جدید کے افسروں کے پاس آئیں اور انہیں کہیں کہ تم پاگل ہو گئے ہو کہ ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشکیزہ پانی کا مبلّغ کے گھر بھجوا کر یہ سمجھ لیتے ہو کہ اب عمر بھر کے لئے کسی اَور چیز کی ضرورت نہیں ایسی صورت میں ان کا جواب یہی ہو گا کہ تم ابراہیم نہیں ہو۔ اگر تم ابراہیم بنو گے تو تمہارے بیوی بچوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو گا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیوی بچوں کے ساتھ ہوا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ایک مبلّغ کے بیوی بچے جُدا رہیں گے تو وہ اس طرح قربانی کرے گا کہ جماعت کی تعداد بڑھے گی اور زیادہ سے زیادہ چندے آئیں گے لیکن اگر وہ بیکار بیٹھا رہے گا اور دس سال کے بعد یہ رپورٹ بھیجے گا کہ دو احمدی ہوئے ہیں اور ڈیڑھ روپیہ چندہ ہے اور ساتھ ہی کہے کہ میرے بیوی بچوں کو بھیج دیا جائے اور اس پر سینکڑوں روپیہ خرچ آئے تو کام کیسے ہو گا۔ پس ہمارے مبلّغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ مَیں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے لیکن جب آپ نے کہا مَیں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالےٰ نے عرش سے کہا

یا نارُ کونی بردًا

وسلامًا علیٰ ابراھیم (انبیاء ع۵) اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیمؑ کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کیلئے جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح کے مومن بن جاؤ تو خدا تعالےٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کریگا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عیدالاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے یجد فی الارض مراغمًا کثیرۃ وسعۃ (نساء ع۱۴) وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے۔ تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے۔ تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ

شہر بسانے کی توفیق

دیدی ہے جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائلپور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالےٰ مکہ میں ہر قسم کا رزق لائے گا اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں۔ اُس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آ گیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو دیدیتا اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنا لیا لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس تو دیتی ہے اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد ترقی کر کے کراچی اور بیرونی ممالک سے تجارت کے وسائل پیدا ہو جائیں گے لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہو گا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہؓ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ

خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

کریں مَیں اسکے لئے بسروچشم تیار ہوں۔ پھر جب آپؑ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپؑ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپؑ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ کے لئے آپؑ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہو گیا اور انہوں نے فرمایا

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کریگا چنانچہ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس واپس آ گئیں اور اسکے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مُڑ کر دیکھتے لیکن حضرت ہاجرہؑ نے لوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کے رکھ دے گی اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دے گا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آ جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالےٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برساتا ہے تو اس سے راوی چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالےٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا اور گندگی بہا لے جائے گا۔ پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں

درخواست دعا

میری پھوپھی محترمہ امتہ المجید صاحبہ بنت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا چند ماہ سے اعصابی اور دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے ان کے خاوند مکرم پیر عبد العلی صاحب جو حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھتیجے ہیں ایک ماہ سے فالج کے حملہ سے معذور ہو گئے ہیں۔ دونوں میاں بیوی کا بیک وقت خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جانا سخت تکلیف دہ ہے۔ میں اپنے بزرگوں۔ درویشان قادیان سے درخواست کرتا ہوں کہ دونوں کی صحت کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ دونوں اس وقت سانگھڑ (سابق سندھ) میں رہتے ہیں۔

خاکسار بشیر الدین عبید اللہ سابق مبلغ ماریشس و افریقہ

شکریہ احباب

میرے چھوٹے بھائی عزیز لطیف احمد طاہر مرحوم کی وفات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو دریائے چناب میں ڈوبنے سے ہوئی اس سلسلہ میں میں فضل عمر ہسپتال کے عملہ کا بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے عزیزم مرحوم کی زندگی کو برقرار کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی اسی طرح میں ان احباب کا بھی بیحد ممنون ہوں جنہوں نے مجھے میری والدہ اور دیگر اعزہ و اقرباء کو وقت پر مطلع کیا اور تعزیت کے لئے تشریف لائے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے اراکین کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے بیحد ہمدردی کی اور ہر قسم کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا

(جمال محمد ٹی ڈبلیو آئی ریلوے پاکستان)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

برصغیر پر انگریز کا تسلط بغیر پہلے آسمانی فیصلہ کے ہو گیا تھا؟ ہم حیران ہیں کہ جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام پیشوا پر الزام تراشی کے وقت خدا تعالیٰ کا خوف بعض لوگوں کے دل سے کیوں نکل جاتا ہے؟

انگریز سے شروع شروع میں عدم تعاون کرنے والوں نے جو کچھ کیا ہم ان کا احترام کرتے ہیں انہوں نے جو کچھ کیا اچھا سمجھ کر کیا۔ ان کا اجر خدا کے پاس ہے تاہم حالات ایسے نازک ہو گئے تھے کہ اگر ایسے علماء آگے نہ آتے جنہوں نے تعاون کی حمایت کی تو شاید آج مسلمانوں کا نام و نشان بھی برصغیر میں نہ ہوتا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اسلام کی روشنی میں دیا گیا مگر آپ کے علاوہ بھی سینکڑوں اہل علم حضرات نے یہی فتوے دیا اور کسی فرقہ اسلام کے اہل علم حضرات اس سے مستثنا نہیں ہیں ان میں سے سر سید احمد مرحوم نے جو کچھ کہا وہ سب کے سامنے ہے۔ لہذا آج آپ کے لئے موقعہ ہے کہ شہنشاہ عالمگیر کی وفات کے بعد سے تاریخ برصغیر کا اب تک جائزہ لیں اور اس مسئلہ کے مالہ وما علیہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ یقیناً آپ کو آئینہ ہو جائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کیا وہی صحیح تھا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

موسم گرما کا ٹائم ٹیبل یکم اپریل ۱۹۶۶ء سے نافذ العمل ہوگا۔ بعض اہم گاڑیوں کے اوقات کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اپ گاڑیاں

نام سٹیشن	۱-اپ خیبر میل	۵-اپ تیزرو	۷-اپ تیز گام	۹-اپ شاہین	۱۱-اپ چناب ایکسپریس	۱۳-اپ عوامی ایکسپریس	۱۵-اپ کراچی ایکسپریس
کراچی شہر سے روانگی	-	11.35	--	12.05	19.15	--	8.25
کراچی کینٹ آمد	..	11.41	--	12.11	19.21	--	8.31
روانگی	21.50	11.50	15.45	12.17	19.29	14.10	8.39
لاہور آمد	19.30	7.50	11.35	--	--	10.05	6.20
روانگی	20.00	8.15	12.00	..	--	10.30	--
لائلپور آمد	--	-	--	8.15	16.26	..	--
روانگی	--	-	--	8.30	16.41	..	--
سیالکوٹ آمد	--	..	..	13.10	--	..	--
روانگی	-	..	--	-	--	--	--
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
راولپنڈی آمد	2.13	14.45	17.55	--	4.32	16.32	--
روانگی	2.45	15.10	-	--	4.57	16.57	--
پشاور کینٹ آمد	7.05	19.40	--	--	10.10	21.00	--

ڈاؤن گاڑیاں

نام سٹیشن	۲-ڈاؤن خیبر میل	۶-ڈاؤن تیزرو	۸-ڈاؤن تیز گام	۱۰-ڈاؤن شاہین	۱۲-ڈاؤن چناب ایکسپریس	۱۴-ڈاؤن عوامی ایکسپریس	۱۶-ڈاؤن کراچی ایکسپریس
پشاور کینٹ سے روانگی	22.00	8.05	--	--	17.15	6.05	--
راولپنڈی آمد	2.10	12.27	--	--	22.50	10.07	--
روانگی	2.45	12.57	8.00	--	23.15	10.32	..
سیالکوٹ آمد	--	--	--	--	--	--	--
روانگی	-	-	--	13.45	--	--	--
لائلپور آمد	--	--	--	18.34	10.38	--	--
روانگی	--	--	-	18.49	10.53	--	--
لاہور آمد	8.30	19.05	13.50	--	--	16.30	-
روانگی	9.00	19.30	14.15	--	--	16.55	22.20
کراچی کینٹ آمد	6.55	16.04	10.15	15.01	8.33	12.55	20.16
روانگی	--	16.12	--	15.09	8.48	--	20.24
کراچی شہر آمد	--	16.25	--	15.20	9.00	--	20.35

کراچی کوئٹہ بولان میل

۳-اپ بولان میل

کراچی کینٹ سے روانگی :- 14.35

کوئٹہ آمد :- 10.05

۴-ڈاؤن بولان میل

کوئٹہ سے روانگی :- 15.40

کراچی کینٹ آمد :- 11.45

نوٹ :- ۳۰۷/۳۰۸ اپ/ڈاؤن پسنجر ٹرین اس وقت کوئٹہ اور دالبندین کے درمیان چلتی ہے۔ اس کو تفتان تک توسیع کر دینے کی تاریخ کا بعد میں اعلان ہوگا۔ تمام گاڑیوں کے بالتفصیل اوقات کے لئے یکم اپریل ۱۹۶۶ء سے نافذ ہونے والے ٹائم ٹیبل سے رجوع کریں۔ یہ ریلوے بک سٹال پر فروخت ہو رہا ہے۔

چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

INF(L)733

جانوروں کا مہلک پھارہ

ان دنوں زوروں پر ہے اکسیر پھارہ کے ایک پیکٹ سے یہ پھارہ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے بند پیکٹوں میں اکسیر پھارہ کئی سال تک محفوظ رہتی ہے قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن ۶ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید سال ۱۹۶۶ء

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور دنیا اور عاقبت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

ملک مبارک علی افتخار علی صاحبان لائل پور		۱۱۰۰
کیپٹن نسیم احمد صاحب کھاریاں		۱۰۰
حافظ محمد شریف صاحب اصغر چک ۱۱۷ سرگودھا		۱۰۰
فلائٹ لفٹننٹ محمد احمد صاحب راولپنڈی		۱۰۰
کیپٹن ملک شیر زمان صاحب	دوالمیال	۱۰۰
میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب	،، (نقد)	۱۱۲
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ فقیر محمد صاحب پشاور		۱۰۰
مکرم عادل ایاز صاحب	،،	۱۰۹
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں		۱۰۰
مکرم منشی محمد موسےٰ صاحب نور نگر فارم		۲۳۴
،، ایم بی احمد علی صاحب امیر جماعت جھنگ		۱۰۰
،، میجر عبدالحمید صاحب امریکہ	(نقد)	۱۰۰
،، ملک حبیب الرحمٰن صاحب دارالبرکات	ربوہ	۱۰۰
،، چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور		۱۰۲
اطفال الاحمدیہ دارالذکر	لاہور	۳۵
،،	نقد	۱۰
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر ضلع ملتان معہ اہل و عیال		۱۲۰
چوہدری منور احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید ملتان		۱۰۰
مرزا محمد اسلم صاحب	،،	۱۰۲
چوہدری عنایت اللہ صاحب	،،	۱۰۲
سیٹھ رشید الدین صاحب	،،	۱۰۲
حافظ منظور احمد خان صاحب ایاز	،،	۱۰۵
میجر مظفر علی صاحب	،،	۱۰۵
قاضی افتخار احمد صاحب	،،	۱۰۳
قریشی غلام احمد صاحب	،،	۱۰۵
سجاد احمد خان صاحب	،،	۱۸۰
چودھری محمد شفیع صاحب	،،	۱۰۵
چوہدری عبدالرحیم احمد صاحب	،،	۱۰۰
چوہدری عبداللطیف صاحب	،،	۱۱۰
چوہدری بشیر احمد صاحب	،،	۱۰۰
شیخ احسان الٰہی صاحب	،،	۱۰۲
ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان چھاؤنی		۱۰۵
پیر نصیر احمد صاحب پیران غائب ملتان		۱۰۰
چوہدری عبدالحلیم خان انسپکٹر مال وقف جدید (نقد)		۱۰۰

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ساکن میانہ پور مشرقی سیالکوٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر مورخہ ۲۶-۲۷ مارچ کی درمیانی شب کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پاکر اپنے حقیقی مولا سے جاملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ از راہ کرم دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا اپنے فضل و کرم سے خود حافظ و ناصر ہو۔

نصیر احمد ناصر ایم اے مربی ضلع سرگودھا

انصار اللہ کی طرف سے اصلاح و ارشاد کی مساعی

مجلس انصار اللہ کی طرف سے اصلاح و ارشاد سے متعلق جو رپورٹیں ماہ فروری ۱۹۶۶ء میں موصول ہوئی ہیں ان میں سوائے مجلس پشاور و مجلس کراچی کے باقی سب مجالس کی رپورٹیں غیر معین الفاظ میں ہیں میرے نزدیک اگر مرکز کی قیادت اصلاح و ارشاد کا جاری کردہ منصوبہ برائے سال ۱۹۶۶ء پیش نظر رکھا جائے تو مجلس کو انشاء اللہ صحیح خطوط پر کام کرنے اور اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوانے میں بہت آسانی رہے گی اس لئے ذیل میں منصوبہ سال رواں کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

۱۔ ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے گی کہ کم از کم ایک فرد کو زیر ارشاد رکھے (رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں میں سے) اور زیر ارشاد افراد کے متعلق باقاعدہ رپورٹ حاصل کی جائے۔

۲۔ ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے گی کہ دوران سال کم از کم بیس افراد تک سلسلہ کا شائع کردہ لٹریچر پروگرام کے مطابق پہنچائے۔

۳۔ ہر مجلس دوران سال ایک ہفتہ منائے جس میں جماعت کے عقائد کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں اُن کے ازالے کے متعلق مناسب تقاریر پروگرام کے مطابق کرائے۔

۴۔ دوران سال قیادت تربیت سے مل کر ایک ہفتہ منایا جائے۔ ماہ فروری کی رپورٹوں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس ماہ صرف ۹۰۹ افراد کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ اصلاح و ارشاد کا کام جماعت احمدیہ کا بنیادی کام ہے۔ مجالس انصار اللہ اس کی طرف کما حقہٗ توجہ فرمائیں اور معین رپورٹیں بھجوانے کی سعی فرمادیں۔ ؎

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

موصی احباب سے ایک ضروری گذارش

دفتر بہشتی مقبرہ کو بسا اوقات بعض موصی اصحاب کا موجودہ پتہ نہ معلوم ہونے کیوجہ سے ضروری اطلاعات دینے میں بہت پریشانی اور دقت کا سامنا ہوتا ہے دفتر سے ان کے نام کے خطوط ڈاکخانہ سے واپس آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ نقل مکانی کر چکے ہیں یا وہاں سے کسی دوسری جگہ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ احباب کے ذرا سے تساہل سے نہ صرف اخراجات کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ خود وہ احباب بھی اُن ضروری اطلاعات سے محروم رہتے ہیں جو دفتر سے اُن کی وصایا کے حسابات کے سلسلہ میں یا دیگر امور کے متعلق بھیجی جاتی ہیں اور پھر باہم رابطہ قائم نہ رہنے کیوجہ سے بعض پیچیدگیاں اور شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس احباب سے درخواست ہے کہ جب بھی وہ ایک ہی مقام پر رہتے ہوئے نقل مکانی کریں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں تبدیل ہو جائیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر کو بہت جلد اطلاع فرمادیا کریں۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے کہ ان کو ضروری اطلاعات دفتر سے پہنچتی رہیں گی اور دفتر کا بھی فائدہ ہے کہ ایسے اخراجات ڈاک ضائع نہیں ہوں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا چھوٹا بچہ کئی دن سے شدید بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔
ماسٹر عبدالرحمٰن رانجھی ٹیلرنگ ہاؤس اوکاڑہ

۲۔ میری والدہ شدید بیمار ہے (ناصر احمد شاہ ملتان چھاؤنی)

۳۔ میرے والد نذر محمد خان صاحب حجانہ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر گذشتہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد بڑھ گئی ہے (نثار محمد حجانہ ڈیرہ غازیخاں)

۴۔ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اس وقت جامشورو میں لیاقت میڈیکل کالج ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں (غلام احمد فرخ مربی۔ حیدرآباد)

۵۔ میرے ایک دوست محمد عمر خان صاحب میڈیکل آفیسر پولیس ہسپتال کراچی صاحب فراش ہیں (محمد شریف دارالرحمت وسطی) — احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۴۵:۔

میں مظفر حسین ولد شیخ محمد مقبول صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۶ مارچ ۱۹۴۳ء ساکن ۱۲/۲ دارالبرکات ڈاک خانہ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ حال کویت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد یکصد پانچ دینار کویتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ مظفر حسین پی۔ او۔ بوکس ۹۰۴ کویت (۳ء ۱۳)

گواہ شد:۔ مسعود احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کویت بلاد عربیہ۔

گواہ شد:۔ میر فیض اللہ پوسٹ بکس ۱۷۹ انجینئرڈ سیکشن۔ کویت۔

مسل نمبر ۱۸۱۴۶:۔

میں انیسہ سعید زوجہ سعید احمد خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی صوبہ کینیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ہار طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی	۲۵۰ روپے
۲۔ ٹیکہ طلائی وزنی ۳/۴ تولہ مالیتی	۷۵ "
۳۔ انگوٹھی طلائی ½ تولہ مالیتی	۴۰ روپے
۴۔ کانٹے طلائی ۱½ تولہ مالیتی	۱۲۵ "
کل میزان	۴۹۰ روپے

۵:۔ مہر بذمہ خاوند واجب الوصول ہے جو کہ مبلغ ۲۵ صد روپیہ ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ انیسہ سعید معرفت سعید احمد خان پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ نیروبی۔

گواہ شد:۔ محمد اسحق صوفی انچارج احمدیہ مسلم مشن نیروبی

گواہ شد:۔ محمد اقبال شاہ پوسٹ بکس ۵۳۳ نیروبی

مسل نمبر ۱۸۱۴۷:۔

میں حنیفہ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶۶ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر تین صد روپیہ بذمہ خاوند

(۲) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ تولہ مالیتی ۱۰۰/- روپیہ۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نشان انگوٹھا حنیفہ بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب۔

گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ سلطان احمد جامعہ احمدیہ ربوہ موصی نمبر ۱۷۲۰۱

مسل نمبر ۱۸۱۴۸:۔

میں امۃ الحکیم شہناز بنت ڈاکٹر رفیق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی۔ عمر ۱۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں اس وقت دسویں جماعت میں تعلیم پارہی ہوں میری آمد اس وقت صرف وظیفہ ہے جو کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے مجھے ملتا ہے جو کہ ماہوار ۱۲ روپے بنتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ میں باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے نام ثابت ہو جائے۔ یا کوئی جیب خرچ یا انعام ملے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الحکیم شہناز معرفت ڈاکٹر رفیق احمد۔ ریل بازار بورے والا ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ رفیق احمد ڈاکٹر ریل بازار بورے والا

گواہ شد:۔ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بورے والا ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۱۸۱۴۹:۔

میں چوہدری محمد سلیم اختر ابن چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات حال ۵ گوردنانک روڈ کرشن نگر لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری زمین ۵ بیگھے واقع کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات ہے اس کی مالیت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ چوہدری محمد سلیم اختر بقلم خود

گواہ شد:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ۔ لاہور

گواہ شد۔ چوہدری فتح محمد ایم اے سیکرٹری تعلیم حلقہ سنت نگر لاہور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلقہ خط و کتابت کیا کریں

مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے

طبی رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے
ہومیو رجسٹریشن کورس
سوالاً جواباً ۵/- روپے میں پڑھیے
ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

احمدیہ
خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۶۲۲۳

اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام ماہنامہ انصار اللہ جاری کرائیے
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مومن کا کام ہے کہ وہ ہر خوبی اپنے اندر پیدا کرے

اور ساتھ ہی ہر خوبی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

« اس آیت کا پہلی آیت سے [illegible] ہے کہ اوپر یہ بتایا گیا تھا کہ یہود نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اپنا مقصد قرار دیا ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا تھا۔ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ یعنی اگر تو اہل کتاب کے پاس ہر قسم کا نشان بھی لے آئے تب بھی وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ گویا خواہ اُن کے ہاتھ سے خدا جائے یا اس کا رسول جائے انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ضرور کرنی ہے اور یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ انہوں نے اپنا کوئی اعلیٰ مقصد قرار نہیں دیا ہوا۔ پس چاہیئے کہ تم اپنا ایک اعلیٰ مقصد قرار دے لو۔ مگر یاد رکھو کہ کوئی ایک نیکی اپنا مقصد قرار دے لینا کافی نہیں بلکہ الخیرات یعنی سب نیکیوں کو اپنا مقصد قرار دو اور جب بھی [illegible] اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اُس سے دُور رہنے کو ہلاکت سمجھو۔ اور دوسری بات یہ مدنظر رکھو کہ نیکی کے حصول کے وقت تسابق کو مدنظر رکھو یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور تیسری بات یہ مدنظر رکھو کہ اگر تمہارا قدم دوسروں کی سستی کی وجہ سے یا تمہاری چستی کی وجہ سے آگے پڑ رہا ہے تو دوسروں سے صرف بعض نیکیوں میں آگے رہنے کو کافی نہ سمجھو بلکہ جس قدر جلد ہو سکے ہر قسم کی خیرات کے حصول کے لئے قدم بڑھاؤ۔ اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی توجہ دلائی ہے کہ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا یعنی حکمت کی بات مومن کی ایک گمشدہ متاع ہوتی ہے۔ وہ جہاں سے بھی [illegible] سے اسے فوراً لے لینا ہے۔ اس حدیث میں ایک تو اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مومن کوئی بات بھی بغیر حکمت کے نہیں کرتا۔ تمام خوبیاں اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور تمام نیکیاں اس کے اندر جمع ہوتی ہیں اور دوسرے اس امر کی نصیحت کی گئی ہے کہ اُسے جب بھی کوئی حکمت کی بات نظر آئے تو وہ یہ دیکھے بغیر کہ یہ کلمہ حکمت کسی کافر کے مونہہ سے نکلا ہے یا منافق کے مونہہ سے۔ فوراً اسے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرے گویا جس طرح ایک کھویا ہوا بچہ اسے نظر آجائے تو وہ فوراً اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی لپک کر اس خوبی کو لے لے اور کہے کہ او ہو یہ تو میری ہی چیز تھی۔ افسوس کہ اسے کافر یا منافق لے گیا۔ اب یہ میرا کام ہے کہ میں اپنی گمشدہ متاع واپس لوں اور اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ دنیا میں بہت سی خرابیاں محض اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ جس کسی کے پاس جتنی نیکی ہوتی ہے وہ اسی پر فخر کرنے بیٹھ جاتا ہے اور مزید خوبیاں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور اگر دشمن میں اسے کوئی خوبی نظر آتی ہے تو کینہ اور بغض اور حسد کی وجہ سے وہ اسے بھی برا قرار دینے کی کوشش کرتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ایسا کرنے سے دشمن کا تو کوئی نقصان نہیں اُس کے پاس تو وہ خوبی ہے ہی نقصان اس کا اپنا ہے۔ کیونکہ بغض کی وجہ سے وہ اس خوبی کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ ہر خوبی اپنے اندر پیدا کرے اور ہر خوبی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے »

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۷)

صدر چین کراچی کے شہری بنا دیئے گئے

کراچی ۳۱۔ مارچ۔ چین کے صدر مسٹر لیو شاؤچی کو کل یہاں باغ جناح میں شہریوں کے عصرانہ میں کراچی کا اعزازی شہری بنا لیا گیا۔ کراچی کارپوریشن کے وائس چیئرمین نے چاندی کے ایک صندوقچی میں کراچی شہر کی کنجی، مسٹر لیو شاؤچی کو پیش کی۔

پاکستان دُنیا کے ہر ملک سے اسلحہ حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے

فی الحال چین سے مزید اسلحہ کے لئے بات چیت نہیں کی گئی (بھٹو)

لاہور ۳۱ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان نے ابھی تک چین سے مزید اسلحہ حاصل کرنے کی بات چیت نہیں کی ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے اس بات کا انحصار بھارت کے رویہ پر ہوگا۔ وزیر خارجہ نے جو غیر ملکی اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے کہا اگر بھارت نے تنازعہ کشمیر کے معاملہ میں اپنی ہٹ دھرمی کی پالیسی ترک نہ کی اور وہ مغربی طاقتوں اور روس سے اسلحہ حاصل کرتا رہا تو پاکستان بھی اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کر سکتا ہے۔ انھوں نے کہا پاکستان بھی دنیا کے ہر ملک سے اسلحہ حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

مسٹر بھٹو نے کہا ہم بھارت کے ساتھ اپنے تنازعات پُرامن طور پر طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب تک جنگ کے اصل اسباب کو ختم نہ کیا جائے ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم دفاعی نقطہ نظر سے ہر وقت اور ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔

مغربی ممالک کے اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھٹو نے واضح طور پر کہا کہ چین سے فوری طور پر یا طویل المیعاد پروگرام کے تحت اسلحہ حاصل کرنے کے لئے کوئی بات چیت نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان چین کے ساتھ اپنی دوستی کے لئے امریکہ سے اپنے تعلقات کو قربان نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی امریکہ سے تعلقات کے لئے چین کی دوستی کو نظر انداز کیا جائیگا۔

ان سے سوال کیا گیا کہ راولپنڈی میں یوم پاکستان کی پریڈ کے موقع پر چین سے حاصل کردہ جنگی سامان کی نمائش کی گئی تھی۔ کیا پاکستان اس قسم کا مزید اسلحہ حاصل کرے گا؟

مسٹر بھٹو نے کہا فوری طور پر یا طویل المیعاد پروگرام کے تحت چین سے اسلحہ اور جنگی سامان حاصل کرنے کی کوئی بات چیت نہیں کی گئی ہے۔

جارحیت کے مقابلے میں چین ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیگا،

کراچی کے شہریوں کے عصرانہ میں مارشل چن ژی کی تقریر

کراچی ۳۱ مارچ:۔ چین کے نائب وزیر اعظم مارشل چن ژی نے کل یہاں پاکستان کے عوام کو اس بات کا پھر یقین دلایا کہ قومی آزادی کی حفاظت اور غیر ملکی جارحیت کے مقابلہ کے لئے چین کے ۶۵ کروڑ عوام پاکستان کی حمایت و اعانت کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ وہ یہاں شہریوں کے عصرانہ میں چین کے صدر مسٹر لیو شاؤچی کی طرف سے تقریر کر رہے تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ حال ہی میں بھارت نے جب پاکستان پر حملہ کیا تھا اس وقت چین کے عوام نے پورے عزم سے پاکستان کے عوام کا ساتھ دیا تھا۔ مزید برآں چینی عوام نے کشمیر کے سوال پر پاکستان کے مبنی برحق موقف کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔

عصرانہ میں تقریباً تین ہزار مہمان موجود تھے۔ جو بار بار تالیاں بجا کر مارشل چن ژی کی تقریر کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ انہوں نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ دونوں ملکوں کے عوام کی دوستی ایک آزمائش سے گزری ہے۔ جس کے بعد یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کی دوستی بہت مضبوط اور قابلِ اعتماد ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک چینی ضرب المثل ہے کہ فولاد کی قوت کا اندازہ سفر کی طوالت سے کیا جاتا ہے اور آدمی کے دل کا اندازہ وقت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ پاکستان اور چین کی دوستی کا بھی یہی حال ہے دونوں ملکوں نے مختلف مواقع پر ایک دوسرے کی جو مدد کی ہے اس کی بنا پر ان کی دوستی مزید مضبوط اور پائدار ہو گی۔

انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی معاملات میں پاکستان کی حکومت اور عوام نے چین کی جو مدد کی ہے چینی عوام اس کو فراموش نہیں کر سکتے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲